عطائے رسول فی الہند۔خواجہ غریب نواز۔بانیٔ سلسلۂ چشتیہ۔

سلطانُ الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃاللہ علیہ

گلدستہ تحریر

مولانا محمد ناصر خان چشتی

علم و معرفت کے تاج دار، آفتاب شریعت و طریقت، اقلیمِ ولایت کے نیر اعظم، قطب المشائخ، نائب رسول فی الہند، خواجہ غریب نواز، سلسلہ چشتیہ کے مؤسس و بانی، سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ 14 رجب المرجب 536ھ / 1141ء کو پیر کے دن قصبہ ''سجستان'' میں متولد ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت سیدنا خواجہ غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہری و باطنی میں یکتائے روز گار، اپنے عہد کے بہت برگزیدہ اور کامل ولی اللہ تھے۔ جب کہ آپ کی والدۂ محترمہ حضرت بی بی ماہِ نور رحمۃ اللہ علیہا بھی اپنے وقت کی بڑی عابدہ وزاہدہ خاتون اور ولیۂ کاملہ تھیں۔

سلسلہ نسب

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ والد کی طرف سے ''حسینی'' اور والدہ کی طرف سے ''حسنی'' ''سید یعنی آپ '' نجیب الطرفین سید'' ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب تیرھویں پشت میں خلیفہ چہارم اور دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے :

حضرت خواجہ سید معین الدین بن سید غیاث الدین بن سید کمال الدین بن سید احمد حسین بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن سید ابراہیم بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر بن امام محمد باقر بن علی بن امام زین العابدین بن امام حسین بن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

علوم ظاہری وباطنی کا حصول اور شرفِ بیعت

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے مقتدائے زمانہ ہستیوں سے علومِ دینیہ یعنی علم قرآن، علم حدیث، علم تفسیر، علم فقہ، علم منطق اور علم فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے علم ظاہری کے حصول میں تقریباً چونتیس (34) برس صرف کیے، جب کہ علوم دینیہ کے حصول سے فارغ ہونے کے بعد علم معرفت وسلوک کی تمنا آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کُشاں کشاں لے جاتی رہی۔

چنانچہ عراقِ عجم (ایران) میں پہنچ کر علمِ معرفت وسلوک کی تحصیل کے لیے آپ نے مرشد کامل کی تلاش کی اور گوہر مقصود بالآخر آپ کو نیشاپور کے قصبہ "ہارَون" میں مل گیا۔ جہاں آپ حضرت خواجہ شیخ عثمان ہارَونی رحمۃ اللہ علیہ ایسے عظیم المرتبت اور جلیل القدر بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست مبارک پر شرفِ بیعت سے فیض یاب ہوئے۔ حضرت شیخ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ نے نہ صرف آپ کو دولت بیعت سے نوازا بلکہ آپ کو خرقۂ خلافت بھی عنایت فرمایا اور آپ کو اپنا خاص مصلّٰی (جائے نماز)، عصا اور پاپوش مبارک بھی عنایت فرمایا۔

بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد کے ہمراہ بیس سال تک رہے اور بغداد شریف سے اپنے شیخ طریقت کے ہمراہ زیارتِ حرمین شریفین کا مبارک سفر اختیار فرمایا۔ چنانچہ اس مقدس سفر میں اسلامی علوم وفنون کے عظیم مراکز مثلاً بُخارا، سمرقند، بلخ، بدخشاں وغیرہ کی سیر وسیاحت کی۔ بعد ازاں مکہ مکرمہ پہنچ کر مناسکِ حج ادا کر کے حضرت خواجہ شیخ عثمان ہارَونی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور میزابِ رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر بارگاہِ خداوندی میں اپنے ہاتھ پھیلا کر یوں دُعا فرمائی:

"اے میرے پروردگار! میرے معین الدین حسن کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما!"

اسی وقت غیب سے آواز آئی:

"معین الدین! ہمارا دوست ہے، ہم نے اسے قبول فرمایا اور عزت وعظمت عطا کی"۔

یہاں سے فراغت کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی، خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر مدینہ منورہ میں بار گاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بار گاہِ مقدسہ میں ہدیہ درودو سلام پیش کیا الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین و خاتم النبیین ۔روضۂ اقدس سے یوں جواب عنایت ہوا وعلیکم السلام یا قطب المشائخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ بار گاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کا جواب اور قطب المشائخ کا خطاب سن کر بہت ہی خوش ہوئے۔

لاہور آمد اور مزارِ داتا گنج پر حاضری

چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ سیر وسیاحت کرتے کرتے مختلف شہروں سے ہوتے ہوئے اور اولیاءِ کرام کی زیارت وصحبت کا فیض حاصل کرتے ہوئے جب لاہور تشریف لائے تو یہاں حضور داتا گنج بخش سید علی ہجویری علیہ الرحمۃ کے مزار شریف پر حاضری دی اور چالیس دن تک معتکف بھی رہے اور یہاں بے بہا انوار و تجلیات سے فیضیاب ہوئے تو رخصت ہوتے وقت یہ شعر بہ طورِ نذرانۂ عقیدت حضور داتا صاحب کی شان میں پیش کیا۔

گنج بخش، فیض عالم، مظہر نورِ خدا

ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را راہنما

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کو جو فیوض برکات اور انوار و تجلیات یہاں سے حاصل ہوئیں، اس کا اظہار واعلان اس شعر کی صورت میں کر دیا۔ اس شعر کو اتنی شہرت ہوئی کہ اس کے بعد حضور داتا گنج بخش سید علی ہجویری علیہ الرحمۃ کو لوگوں نے "داتا گنج بخش" کے نام سے موسوم اور مشہور کر دیا۔

سیرت و کردار

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی انقلاب آفرین شخصیت ہندوستان کی تاریخ میں ایک نہایت ہی زریں باب کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کے اس دور میں جہاں ایک طرف آپ کی توجہ اور تبلیغی مساعی سے ظلمت

کدہ ہند میں شمعِ اسلام کی روشنی پھیل رہی تھی، دلوں کی تاریکیاں ایمان ویقین کی روشنی میں تبدیل ہو رہی تھیں، لوگ جوق در جوق حلقہ اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ تو دوسری طرف ہندوستان میں مسلمانوں کا سیاسی غلبہ بھی بڑھ رہا تھا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں اور مریدوں میں شامل سلطان شہاب الدین غوری اوراُن کے بعد سلطان قطب الدین ایبک اور سلطان شمس الدین التمش ایسے بالغ نظر، بلند ہمت اور عادل حکمران سیاسی اقتدار کو مستحکم کر رہے تھے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ اسلام، احیائے دین وملت، نفاذِ شریعت اور تزکیۂ قلوب واذہان کا اہم ترین فریضہ جس موثر اور دل نشین انداز میں انجام دیا، وہ اسلامی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد تو اس ملک کی کایا ہی پلٹ گئی۔ لاکھوں غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر اسلام لائے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ قرآن وسنت کا قابل رشک نمونہ تھی۔ آپ کی تمام زندگی تبلیغ اسلام، عبادت وریاضت اور سادگی و قناعت سے عبارت تھی۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام میں گزارتے تھے۔ آپ مکارمِ اخلاق اور محاسن اخلاق کے عظیم پیکر اوراخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل نمونہ تھے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ غرباء اور مساکین کے لیے سراپا رحمت و شفقت کا مجسمہ تھے اور غریبوں سے بے مثال محبت وشفقت کی وجہ سے دنیا آپ کو "غریب نواز" کے عظیم لقب سے یاد کرتی ہے۔ دنیا سے بے رغبتی اور زہد و قناعت کا یہ عالم تھا کہ آپ کی خدمت عالیہ میں جو نذرانے پیش کیے جاتے وہ آپ اسی وقت فقراء اور غرباء میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ سخاوت وغریب نوازی کا یہ حال تھا کہ کبھی کوئی سائل آپ کے در سے خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔ آپ بڑے حلیم وبردبار، منکسر المزاج اور بڑے متواضع تھے۔

آپ کے پیش نظر زندگی کا اصل مقصد تبلیغ اسلام اور خدمت خلق تھا۔ آپ کے بعض ملفوظاتِ عالیہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ بڑے صاحب دل، وسیع المشرب اور نہایت دردمند انسان تھے۔ آپ عمیق جذبہ انسانیت کے علمبردار تھے۔ آپ اپنے مریدین، معتقدین اور متوسلین کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ وہ اپنے اندر دریا کی مانند سخاوت وفیاضی، سورج ایسی گرم جوشی وشفقت اور زمین ایسی مہمان نوازی اور تواضع پیدا کیا کریں۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ: "جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنا دوست بناتا ہے تو اس کو اپنی محبت عطا فرماتا ہے اور وہ بندہ اپنے آپ کو ہمہ تن اور ہمہ وقت اس کی رضا وخوشنودی کے لیے وقف کر دیتا ہے تو خداوند قدوس اس کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر بن جائے"۔

اسلام کی تبلیغ واشاعت

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ جب علم وعرفاں اور معرفت وسلوک کے منازل طے کر چکے اور اپنے شیخ طریقت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کے علمی وروحانی فیضان سے فیض یاب ہوئے تو پھر اپنے وطن واپس تشریف لے گئے۔ وطن میں قیام کئے ابھی تھوڑی ہی مدت ہوئی تھی کہ آپ کے دل میں بیت اللہ اور روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے تڑپ پیدا ہوئی۔ چنانچہ اسی وقت آپ اس مقدس سفر کے لئے چل پڑے۔ حرمین طیبین پہنچنے کے بعد اپنے دل کی مراد پائی اور قلب کو تسکین حاصل ہوئی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کے پاس کئی دنوں تک عبادت وریاضت اور ذکر وفکر میں مشغول رہے۔ ایک دن اسی طرح عبادت اور ذکر وفکر میں مستغرق تھے کہ روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سعادت افروز آواز آئی:

"اے معین الدین! تو ہمارے دین کا معین ومددگار ہے، ہم نے تمھیں ہندوستان کی ولایت پر فائز کیا ہے، لہٰذا اجمیر جا کر اپنا قیام کرو کیوں کہ وہاں کفر وشرک اور گمراہی وضلالت کی تاریکیاں پھیلی ہوئی ہیں اور تمھارے وہاں ٹھہرنے سے کفر وشرک کا اندھیرا دور ہوگا اور اسلام وہدایت کے سورج کی روشنی چہار سو پھیلے گی"۔

ابھی آپ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ہندوستان میں اجمیر کس جگہ پر ہے کہ اچانک اونگھ آگئی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب تمام ہندوستان کی سیر کرادی اور اجمیر کا پہاڑ بھی دکھا دیا۔

اجمیر شریف علم وعرفان کا مرکز

اجمیر شریف! وسطیٰ ہند کا ایک مشہور شہر ہے۔ جس طرح یہ شہر مرکزِ سلطنت بننے کیلئے موزوں تھا، اسی طرح یہ شہر توحید ورسالت کے انوارو تجلیات اور علم وعرفاں کا روحانی مرکز ومنبع بننے کیلئے بھی بے حد مناسب تھا۔ حضرت والا نے ایک مناسب جگہ منتخب کر کے اس کو اپنا مسکن بنالیا اور ذکر وفکر اور یاد خداوندی میں مشغول ہوگئے۔ لوگوں نے جب آپ کے سیرت وکردار، علم وفضل اور ذکر وفکر کے اندازو اطوار کو دیکھا تو وہ خود بہ خود آپ کی طرف متوجہ ہوتے گئے۔ چنانچہ اجمیر کا جو بھی آدمی ایک مرتبہ آپ کی خدمتِ عالی میں حاضر ہوجاتا وہ اسی وقت آپ کا مرید ومعتقد اور گرویدہ ہوجاتا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگوں نے آپ کی صحبت کیمیا اثر اور آپ کے عظیم اخلاق وکردار کے باعث اسلام قبول کیا۔ چنانچہ ایک مشہور روایت کے مطابق تقریباً نوے لاکھ (90لاکھ) غیر مسلم اسلام کی دولت سے فیض یاب ہوکر مسلمان ہوئے۔

ہندوستان میں اسلام کی روشن کرنیں

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مقام ومنصب کا اندازہ اس بات سے بہ خوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے "قطب المشائخ" کا لقب عطا ہوا۔ آپ نے دین حق کی تبلیغ کا مقدس فریضہ نہایت شاندار طریقے سے سرانجام دیا۔ آج ہندوستان کا گوشہ گوشہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض وبرکات سے مالامال ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین ومعتقدین کو اشاعت اسلام اور رشد وہدایت کی مشعل روشن کرنے کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں روانہ کیا تاکہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ اسلام کی ضیاء پاشیوں سے روشن وتاباں ہوجائے۔ آپ نے اپنے عظیم کردار اور اچھے اخلاق سے بہت جلد غیر مسلموں کو اپنا

گرویدہ بنالیا اور وہ فوج در فوج اسلام قبول کرنے لگے اور یوں انتہائی قلیل مدت میں اجمیر شریف اسلامی آبادی کا عظیم مرکز بن گیا اور آپ کے حسنِ اخلاق سے آپ کی غریب نوازی کا ڈنکا چہار دانگ عالم بجنے لگا۔ یہ تھا ایمان ویقین اور علم و عمل کا وہ کرشمہ اور کرامت جو ایک مردِ مومن نے سرزمینِ ہند پر دکھائی اور جس کی بدولت اس ملک میں جہاں پہلے "ناقوس" بجا کرتے تھے، اب وہاں جگہ جگہ "صدائے اللہ اکبر" گونجنے لگی۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اثر آفرین جدوجہد سے اس وسیع و عریض ملک کے باشندوں کو کفر و شرک اور گمراہی و ضلالت کے زنداں سے آزاد فرمایا۔ تبلیغ دین حق کے لئے آپ سراپا عمل بن کر میدان میں آئے اور محکم استقامت کا بے نظیر ثبوت دیا اور لوگوں کو اسلام، حق و صداقت اور علم و عمل کی دعوت دی، لاکھوں افراد آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُن کے دل درست عقائد، عملِ صالح اور پاکیزہ اخلاق کے نشیمن بن گئے اور اصلاحِ معاشرہ کی تحریک کو روز افزوں استحکام نصیب ہوا۔ یوں تو ہزاروں کرامتیں آپ سے ظہور پذیر ہوئیں اور آفتاب و مہتاب بن کر نمایاں ہوئیں لیکن آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ کے انقلاب آفرین جدوجہد اور اثر آفرین تبلیغ اسلام کے طفیل ہندوستان میں دینِ اسلام کی حقانیت و صداقت کا بول بالا ہوا۔ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ابدی سلطنت نے اجمیر شریف کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بہشتِ عقیدت اور جنتِ معرفت بنا دیا۔ آپ کے فیضِ باطنی سے اسلام کا آفتاب ہندوستان میں طلوع ہوا تو لاکھوں غیر مسلم آپ کی توجہ سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ تقریباً 45 برس تک آپ اجمیر شریف میں حیات ظاہری کے ساتھ مخلوقِ خدا کو فیض یاب فرماتے رہے۔

ہندوستان میں اشاعتِ اسلام اور رشد و ہدایت کی شمع روشن کرنا آپ کا سب سے تاریخی اور عظیم کارنامہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت و تبلیغ کی اہمیت اور اس پر اجر و ثواب کو اس طرح اجاگر اور واضح فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بھا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بھا ۔

ترجمہ: جس نے اسلام میں کسی نیک کام کی ابتداء کی اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کے نامہ اعمال میں بھی اس طرح اجر لکھ دیا جائے گا جیسا کہ عمل کرنے والے کے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا"۔ (صحیح مسلم، کتاب العلم)

چنانچہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آپ کی دعوت و تبلیغ، سیرت و کردار اور آپکے قدومِ میمنتِ لزوم کی برکت سے دنیامیں جس قدر مسلمان ہوئے اور آئندہ قیامت تک جتنے مسلمان ہوں گے اور اُن مسلمانوں کے ہاں جو مسلمان اولاد پیدا ہوگی، اُن سب کا اجر و ثواب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی روحِ پر انوار کو پہنچتا رہے گا، کیونکہ یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ جس کا اجر و ثواب قیامت تک ملتا رہے گا۔

اجمیر شریف آمد اور پرتھوی راج کی مخالفت

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے دہلی تشریف لے گئے، جہاں اس دور میں ہر طرف کفر و شرک اور گمراہی کا دور دورہ تھا۔ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ نے یہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا اور پھر اپنے خلیفۂ خاص حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو مخلوق کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے متعین فرما کر خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اجمیر جانے کا قصد فرمایا، آپ کی آمد سے نہ صرف اجمیر بلکہ پورے ہندوستان کی قسمت جاگ اٹھی۔

جب سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اجمیر شریف رونق افروز ہوئے تو اُن دنوں وہاں پر ہندو راجہ پرتھوی کی حکمرانی تھی۔ آپ کی آمد پر وہاں کا حاکم راجہ پرتھوی راج اور ہندو جوگیوں اور جادو گروں نے سخت مزاحمت کی کہ آپ اجمیر کو اپنا مرکز و مسکن نہ بنائیں، لیکن آپ کو تو بہ طورِ خاص اسلام وہدایت کی شمع روشن کرنے کے لیے یہاں بھیجا گیا تھا، پھر آپ اپنے عظیم مقصد اور مقدس مشن سے کیسے باز آسکتے تھے۔ آپ کی مخالفت ہوتی رہی اور مقابلہ بھی ہوتا رہا، بد سے بدتر اور سخت سے سخت تر بھی سامنے آتے رہے لیکن آپ اپنے عظیم مقصد و مشن میں لگے رہے اور بالآخر کامیابی نے آپ ہی کے قدم چومے۔ چنانچہ کچھ ہی عرصے میں راجہ پرتھوی راج کے سب سے بڑے مندر کا سب سے بڑا پجاری "سادھو رام" سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوا۔ اس کے بعد اجمیر کے مشہور جوگی "جے پال" نے بھی اسلام قبول کر لیا اور یہ دونوں بھی دعوتِ اسلام وہدایت اور اسلامی وروحانی مشن کی تبلیغ و اشاعت میں خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہو گئے۔

راجہ پرتھوی راج کا انجام

اجمیر کا راجہ پر تھوی راج روزانہ نت نئے طریقوں سے حضرت والا کو تکلیف پہنچانے اور پریشان کرنے کی کوششیں کرتا رہتا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی ہر تدبیر الٹی ہو جاتی۔ آخر تھک ہار کر پر تھوی راجہ نے نہایت ناشائستہ انداز و الفاظ میں 18 ہزار عالمین کا مشاہدہ کرنے والے سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو اجمیر سے نکل جانے کا کہا تو حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بے ساختہ مسکرا دیئے اور جلال میں آکر فرمایا کہ:

”میں نے پر تھوی راج کو زندہ سلامت لشکر اسلام کے سپرد کر دیا“۔

چنانچہ آپ کا فرمان درست ثابت ہوا اور تیسرے ہی روز فاتح ہند سلطان شہاب الدین غوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کو فتح کرنے کی غرض سے دہلی پر زبردست لشکر کشی کی۔ راجہ پر تھوی راج لاکھوں کا لشکر لے کر میدان جنگ میں پہنچا اور معرکہ کارزار گرم کر دیا۔ کفر و اسلام اور حق و باطل کے درمیان زبردست معرکہ جاری تھا اور دست بہ دست لڑائی اپنے عروج پر تھی کہ سلطان غوری نے پر تھوی راج اور اس کے لشکر کو شکستِ فاش دے کر پر تھوی راج کو زندہ گرفتار کر لیا اور بعد ازاں وہ قتل ہو کر واصلِ جہنم ہو گیا۔ راجہ پر تھوی کے عبرت ناک قتل اور ذلت آمیز شکست اور سلطان غوری و لشکر اسلام کی عظیم الشان اور تاریخی فتح کے نتیجے میں ہزاروں لوگ فوج در فوج اسلام قبول کرنے لگے۔ یوں اجمیر شریف میں سب سے پہلے اسلامی پرچم سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے نصب فرمایا۔

سلطان شہاب الدین غوری کا شرفِ بیعت

فاتح ہند سلطان شہاب الدین غوری بہ صد عجز و انکسار سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور آپ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ چنانچہ روایت ہے کہ دہلی فتح کرنے کے بعد جب سلطان شہاب الدین غوری اجمیر شریف میں داخل ہوئے تو شام ہو چکی تھی۔ مغرب کا وقت تھا، اذانِ مغرب سنی تو دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک درویش کچھ عرصے سے یہاں اقامت پذیر ہیں۔ چنانچہ سلطان

غوری فوراً مسجد کی طرف چل پڑے۔ جماعت کھڑی ہو چکی تھی اور سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ مصلیٰ امامت پر فائز ہو کر امامت فرمارہے ہیں۔ سلطان غوری بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔

جب نماز ختم ہوئی اور اُن کی نظر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو یہ دیکھ کر آپ کو بڑی حیرت ہوئی کہ آپ کے سامنے وہی بزرگ جلوہ فرماہیں، جنہوں نے آپ کو خواب کے اندر "فتح دہلی" کی بشارت دی تھی۔ سلطان شہاب الدین غوری فوراً آگے بڑھے اور خواجہ غریب نواز کے قدموں میں گر گئے اور آپ سے درخواست کی کہ حضور! مجھے بھی اپنے مریدوں اور غلاموں میں شامل فرمالیں۔ چنانچہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی اس خواہش کو شرفِ قبولیت بخش کر آپ کو دولت بیعت سے نواز کر اپنا مرید بنالیا۔

یہ وہی سلطان شہاب الدین غوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے نام نامی اسم گرامی سے ہمارے پیارے وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سپر پاور اسلامی ایٹمی میزائل "غوری میزائل" موسوم ہے، جو پاکستان کے عظیم فرزند، قومی ہیرو، محسن قوم ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور آپ کے دیگر سائنس داں ساتھیوں نے تخلیق کیا ہے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان سلطان شہاب الدین غوری کے عظیم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

خواجہ غریب نواز کا فیض عام

کون خواجہ اجمیری !!! جو آفتابِ طریقت بھی تھے اور ماہتابِ شریعت بھی۔۔۔ جو پاسبانِ حقیقت بھی تھے اور صاحبِ نسبت بھی۔۔۔ جو رہبر گم گشتگانِ راہ بھی تھے اور شبستانِ ہدایت بھی۔۔۔ جو آلِ رسول بھی تھے اور بدرِ ولایت بھی۔۔۔ کون خواجہ اجمیری !!! جس کی زندگی سادہ تھی، لباس پیوند دار تھا۔ خوراک سوکھی روٹی تھی، رہنے کیلئے ایک جھونپڑی تھی مگر بڑے بڑے اولوالعزم شاہانِ زمانہ آپ کے آستانہ پر حاضر ہو کر آپ کی قدم بوسی کو اپنے لئے سب سے بڑی سعادت اور اعزاز سمجھتے تھے۔ سلطان شہاب الدین غوری آپ کی قدم بوسی کیلئے آیا۔ کبھی سلطان شمس الدین التمش نے آپ کے سامنے سر ارادت جھکایا اور یہ سلسلہ صرف ظاہری حیات میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی جاری رہا۔ کبھی سلطان محمود خلجی آپ کے روضہ انوار پر حاضر ہو کر فتح کی دعا مانگتا ہے تو فتح یاب ہوتا ہے اور کبھی

اکبر بادشاہ آپ کی درگاہِ عالیہ میں اولاد کی درخواست پیش کرتا ہے تو بامراد لوٹتا ہے۔ کبھی جہانگیر اپنی شفایابی پر سرِ دربار آپ کا حلقہ بگوش غلام ہو جاتا ہے۔

اس وقت سے لے کر آج تک ہندوستان کے سارے حکمران بلا امتیاز عقیدہ و مسلک، اس آستانہ عالیہ پر اپنا سر نیاز جھکاتے آئے ہیں اور آپ کے تصدق اور آپ کے قدومِ میمنتِ لزوم کے صدقہ میں سرزمینِ ہند رشکِ آسمان بنی رہے گی۔۔۔اولیاءِ کرام آپ کے دربار کی خاک کو چوم کر اپنے قلب وروح کو مجلّٰی کر کے عروج پاتے ہیں۔ آج بھی آپ کی شانِ غریب نوازی کار فرماہے۔ آپ کا پیغامِ محبت فضائے عالم میں گونج رہا ہے۔ آپ کی محبت پھولوں کی خوشبو کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ صاحب دل، اہلِ محبت اور اہلِ طریقت آپ کے حسنِ باطن اور عشقِ حقیقی کے تصرفات سے آج بھی فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپ کے نورِ ولایت کا آفتاب آج بھی چمک اور دمک رہاہے۔ آپ کا قلبی نور آج بھی ضیاء بخش عالم ہے۔ آپ کی آنکھوں سے نکلے ہوئے آنسو آج بھی آبِ حیات اور بارانِ رحمت کی طرح فیض رساں ہیں۔

نامور خلفاء کرام

حضرت خواجہ خواجگان، قطب الاقطاب، سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ سے حسبِ ذیل جلیل القدر ہستیوں کو بھی خلافت حاصل ہوئی:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت بابا فرید گنج شکر، حضرت علاء الدین علی بن احمد صابر کُلیری، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی، حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمہ اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔۔۔یہ برگزیدہ اور عظیم المرتبت بزرگ اپنے وقت کے ولی کامل اور باکرامت اولیاء اللہ ہوئے۔ ان حضرات نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمہ اللہ کی جلائی ہوئی شمعِ توحید سے نہ صرف خود روشنی حاصل کی بلکہ کروڑوں لوگوں کو اس شمعِ توحید کی ضیاء پاشیوں سے فیض یاب کیا، جس کی بدولت آج چہار عالم روشن و تاباں ہیں۔۔۔چناں چہ خانقاہِ چشتیہ سلیمانیہ تونسہ شریف، گولڑہ شریف، سیال شریف، مکھڈ شریف، چشتیاں شریف وغیرہ کی خانقاہوں کے چراغ اسی شمع کی بدولت روشن ہیں اور دوسروں کو بھی نور ایمان وایقان اور نورِ علم و معرفت سے روشن کر رہے ہیں۔

وصال مبارک

تاجدار علم و معرفت، آفتابِ رشد وہدایت، قطب المشائخ، سلطان الہند، خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ایک طویل مدت تک مشارق و مغارب میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کرتے رہے۔ رشد وہدایت کی شمع جلاتے رہے۔ علم و معرفت کو چہار سو پھیلاتے رہے۔ لاکھوں افراد کو مشرف بہ اسلام کیا۔ لاتعداد لوگوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا۔ ہزاروں کو رشد وہدایت کا پیکر بنایا۔ الغرض یہ کہ آپ کی ساری زندگی امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے گزری۔ بالآخر یہ عظیم پیکر علم و عرفاں، حامل سنت و قرآں، محبوبِ یزداں، محب سرورِ کون ومکاں، شریعت و طریقت کے نیر تاباں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ 6 رجب المرجب 633ھ /1236ء کو غروب ہو کر واصلِ ربِّ دوجہاں ہو گیا۔

روایات میں آتا ہے کہ جس وقت آپ کا وصال ہوا، آپ کی پیشانی مبارکہ پر نورانی خط میں تحریر تھا مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہ، فِیْ حُبِّ اللّٰہ یعنی اللہ کا دوست، اللہ کی محبت میں وصال فرما گیا۔

خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار اجمیر شریف (انڈیا) میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے مزارِ پر انوار پر صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہندو، سکھ، عیسائی اور دیگر مذاہب کے بھی لاکھوں افراد بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ اجمیر شریف میں آپ کی درگاہِ عالیہ آج بھی ایمان و یقین اور علم و معرفت کے نور برساتی ہے اور ہزاروں خوش نصیب لوگ فیض یاب ہوتے ہیں۔

آپ کا عرس مبارک ہر سال نہ صرف اجمیر میں بلکہ پورے پاک و ہند میں پورے عقیدت واحترام اور تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ علم و فضل کے عظیم پیکر، تاجدارِ معرفت اور رشد وہدایت کے اس عظیم سورج کو غروب ہوئے کئی سو سال گزر چکے ہیں مگر اس کی گرمی و حرارت سے آج بھی طالبانِ علم و معرفت اسی طرح فیض یاب ہو رہے ہیں، جس طرح آپ کی حیاتِ مبارکہ میں ہوتے تھے۔